21ویں صدی میں بینکنگ کی تصویر

جناب شکتی کانت داس، گورنر ریزروبینک آف انڈیا کا 24 فروری 2020 کو

منٹ (ٹکسال) کے سالانہ بینکنگ کنکلیو پر خطاب

میرے لئے واقعی میں آج کے دن یہاں ٹکسال کے سالانہ بینکنگ کنکلیو میں موجود ہونا بہت مسرت کا حامل ہے۔ مجھے بتایا گیا کہ یہ 13واں کنکلیو ہے یہ سالانہ ایوینٹ بہت ہی پُر وقار ہوگیا ہے، یہاں بینکنگ انڈسٹری اور فائینینس کے اعلیٰ ذہن موجود ہیں۔ یہ کنکلیو موقع فراہم کرتا ہے ہندوستان کے مالیاتی اور بینکنگ سیکٹر کے سبھی اسٹیک ہولڈرس کیلئے کہ وہ تعین کریں کہ ہم کہاں پر کھڑے ہیں اور ہمکو مستقبل میں اپنے کو کہاں پہونچانا ہے اسکی تیاری کریں۔

2:۔ انڈین بینکنگ سیکٹر کے سامنے آنے والے بہت سے مسائل نے پچھلے کچھ سالوں سے پالیسی میکرس کی توجہ اپنی طرف مبذول کی ہے۔ ریزروبینک نے بینکوں کے ریگولیٹر اور انکے سپروائزر (نگراں) ہونے کی حیثیت سے ملک میں ایک مضبوط بینکنگ سسٹم یقینی بنانے کا وعدہ کیا ہے۔ نئے ابھرتے ہوئے تجارتی ماڈلس و نئی تکنیک اور انکا استعمال بینکنگ اور فائینینس میں ہونے سے نئے مواقع سامنے آئے ہیں۔ ان نئے ڈیولپمینٹس کے سیاق وسباق میں بھارت کے بینکنگ سیکٹر میں گہری توجہ سے دیکھنے کے مقصد سے وہ مضمون جو میں نے آج کیلئے منتخب وہ ہے '' 21ویں صدی میں بینکنگ کی تصویر''۔

3:۔ عالمی معیشتی ترقی کیلئے فائینینس اور بینکنگ اسکے انجنوں کی طرح ابھر کر سامنے آئے ہیں۔ یہ دلیل دی جاتی ہے، اور میری رائے میں یہ صحیح بھی ہے کہ مالیاتی خدمات پُر کرنے میں تکنیک نے محوری رول ادا کیا ہے۔ چیکس، وائر ٹرانسفر، اے ٹی ایم اور اکریڈٹ کارڈس اس طرح کے اہم نئے طریقۂ وخیالات ہیں، آج کے زمانہ میں تیزی سے آگے بڑھنا ایسا معلوم ہوتا ہے کہ ہم پہلے سے ہی تکنیکی انقلاب کی پیٹھ پر بینکنگ میں تبدیلی دیکھ رہے ہیں اس نے صارفین کیلئے بہتر تجربات کا وعدہ کیا ہے، رسک مینیجمنٹ اور شیر ہولڈرس کو بھی اس تبدیلی کا فائدہ حاصل ہوا ہے۔ یہ ماحول بنانے میں ہمارے لئے یہ بہت ضروری ہوتا ہے کہ ہم سمجھیں بینکنگ سیکٹر کیلئے یہ لازم کیسے ہے اور ہم کس طرح اپنے کو آگے والے وقت کیلئے تیار کر سکتے ہیں اس پس منظر کے برخلاف، اب میں شروع کرتا ہوں عالمی بینکنگ میں زیر بحث رجحانوں پر اور تب میں انڈین بینکنگ میں حال کے کچھ رجحانوں پر اپنی بات رکھونگا، بینکنگ کے نئے رُخ (طول، عرض اور گہرائی) اور آگے بڑھنے کا راستہ۔

1. عالمی بینکنگ: ظہور پذیر ریگولیٹری رجحان

4:۔ عالمی مالیاتی بُحران نے بینکنگ سیکٹر کیلئے پہاڑ کا کردار نبھایا۔ یہ کہنا بے جا نہ ہوگا کہ بین الاقوامی مالیاتی نظام کتنا ڈراونا ہے اس بحران نے جبّلی طور پر اس کے غیر محفوظ ہونے کو آشکارہ کر دیا۔ اس بحران نے ریگولیٹری فریم ورک کو اوور ہال (کھولکر پھر سے ٹھیک کرنا) کرنے کا راستہ دکھادیا، اقتصادی اور مالیاتی ماحول میں حتمی تبدیلیاں، اور مالیاتی خدمات صنعت کی تقابلی تصویر کو بدلتے کا راستہ بھی دکھایا۔

5:۔ بین الاقوامی معیار کو طے کرنے والی باڈیز جیسے بیسل کمیٹی جو بینکنگ سپروژن (بی سی بی ایس) فائینینشیل اسٹیبلیٹی بورڈ (ایف ایس بی) بحران سے پہلے ریگولیٹری فریم ورک کی خامیوں پر بلا تاخیر بولدیتے تھے۔ بعد ازاں، بہت سے ریگولیٹرے نارمس بشمول لیوریج، لکویئڈٹی اور پونجی کی موزینت پر پھر سے غور کیا گیا یہ بیسل III سُدھار کے حصہ کے طور پر، اس کا مقصد عالمی مالیاتی نظام کو مزید بہتر بنانے کا تھا۔ لکویئڈٹی خطرات کیلئے نئے انسٹرومینٹس لکویئڈٹی کو ریج تناسب (ایل سی آر) اور نیٹ اسٹیبل فنڈنگ تناسب (این ایس ایف آر) کا تعارف کرایا گیا، بڑے پیمانہ پر ظہور شدہ فریم ورک بھی اسمیں شامل کیا گیا، بڑے اور خطرے والے کھلے پن پر قدغن لگایا گیا۔ اسکو اس طرح سے مخاطب کیا گیا '' ٹو بگ ٹو فیل'' پرابلم (ناکامی کیلئے زیادہ بڑے مسائل) (ٹی بی ٹی ایف) ایف ایس بی نے پوری دنیا کی اہم بینکوں کیلئے '' مکمل نقصان کو برداشت کرنے کی ہمت'' کا نعرہ دیکر کہا وہ کیپٹل بفرس (فاصل روک) اپنے لئے تیار کریں۔ ایف ایس بی کے ذریعہ بہت سی اصلاحات کی گئیں اور بہت سے اختیارات اپنائے گئے، جیسے مالیاتی اداروں کیلئے عمیق تجاویز اپنائی گئیں اور معاوضہ دینے کی پریکٹس میں موثر نگرانی اپنانے کو کہا گیا۔ غیر بینکنگ جیسے مالیاتی ثالث اداروں (این بی ایف آئی) کا تعلق ہے۔ ایف ایس بی 2011 سے سالانہ طور پر انکی نگرانی کر رہا ہے۔ مختصر طور پر سمجھیں۔ یہ مشاہدہ میں آیا ہے کہ غیر بینک مالیاتی ادارے جو مالیاتی بحران میں مددگار ہوتے تھے انمیں کافی کمی آئی

ہے۔

6:۔ بین الاقوامی باڈیز کے ذریعہ شروع کئے گئے قوانین کو پالیسی میکرس نے اپنے ریگولیٹری فریم ورکس کو مضبوط و مستحکم بنانے کیلئے عمل میں لیا ہے۔ ان پالیسیوں کی وجہ سے امید کیجاتی ہے کہ ثالثی ادارے واپس مالیاتی سسٹم میں دیرسویر اپنا کردار نبھائیں گے اور عالمی بینکنگ سسٹم میں مضبوطی لائیں گے۔ ابھی حال میں جب 2018 میں عالمی گروتھ کم ہونے کی وجہ سے، کریڈٹ گروتھ، جو ایک چکر کی طرح ہوتی ہے دنیا کی بڑی معیشتوں میں کمی لانے کی وجہ بنی، اس نے بدلے میں بینک کے منافع کو بری طرح سے خراب کردیا۔ اسیٹ کوالٹی میں سدھار کے باوجود، اسٹرکچرل کمزوری نے یوروعلاقوں میں سرکاری سیکیورٹیز میں انویسٹمینٹ کیلئے زیادہ بھروسہ جتایا۔ اور ترقی یافتہ معیشوں میں خوب فنڈنگ ہوئی۔ حالانکہ، بینکوں کی پونجی حالت میں، ترقی یافتہ اور ابھرتے ہوئے بازاروں کے لحاظ سے مضبوطی سے سُدھار رہا۔ ان سب سُدھاروں کے پیچھے عالمی مالیاتی بحران کے بعد متعارف ریگولیٹری ریفارمس کا ہاتھ ہے۔

II۔ ہندوستانی منظر نامہ

7:۔ ہم نے ریزروبینک میں سبھی معاملوں میں بیسل معیار کو اپنایا ہے، جیسے کاونٹر سائیکلیکل کیپٹل بفر (سی سی سی بی)، سینٹرل کاونٹر پارٹیز کیلئے بڑ پونجی کی ضروریات (سی سی پی ز)، لیوریج تناسب فریم ورک لکویڈیٹی کوریج تناسب (ایل سی آر)، نیٹ اسٹیبل فنڈنگ تناسب (این ایس ایف آر)، گھریلو۔ بالترتیب اہم بینکیں (ڈی۔ ایس آئی بی ایس) ضروریات، اور میزرنگ اینڈ کنٹرولنگ لارج ایکسپوزرس کیلئے ایک سپروائزری فریم ورک۔ عزم وارادوں کی چوکھٹ پر، کچھ پروگریس ہوئی ہے۔ آئی بی سی کی سیکشن 227 کے تحت مرکزی حکومت کے ذریعہ جاری کئے گئے اعلامیوں کے بارے میں۔ لہذا ہم امید کرسکتے ہیں کہ ہم مستقبل قریب میں ایک انٹیگریٹڈ فریم ورک، ہندوستان میں آپریٹ کرنے والی مالیاتی فرموں کے ریزولیشن کیلئے بنانے کے قابل ہونگے۔ اس اصلاحات پر عمل کرنا ہندوستان میں ایک مضبوط اور متحرک مالیاتی نظام کیلئے بہت اہم ہے۔

8:۔ حال کی ترقی کے معاملہ میں بھارتی بینکنگ سیکٹر دھیرے دھیرے اصلاحات کی طرف بڑھ رہا ہے۔ یہ ایسیٹ کوالٹی میں ساتھ میں انسالوینسی بینک رپٹسی کوڈ (آئی بی سی) کے ذریعہ نئی تجاویز پیش کررہا ہے۔ نقصان والے اثاثوں میں موجودہ آثار کے باوجود اور پراویزننگ میں اہم سدھار، بینکنگ سیکٹر میں نفع خوری ابھی بھی کمزور بنی ہوئی ہے، بینکوں کی پونجی کی حالت پھر بھی بہتر ہوئی ہے، وجہ صرف یہ ہے کہ حکومت نے پبلک سیکٹر بینکوں میں کافی پونجی ڈالدی ہے اور پرائیوٹ سیکٹر بینکوں نے اپنے دم پر کوششوں سے پونجی جٹائی ہے۔ تاہم یہ سیکٹر ٹیلیکام سیکٹر میں آئی چنوتیوں کی طرح ہی بہت سے چنوتیوں سے لگاتار جوجھ رہا ہے۔

9:۔ پھر بھی این پی اے کی وصولی ہونے سے یہ بہت زیادہ بڑھ گیا ہے اس سے کریڈٹ گروتھ ابتر ہورہی ہے۔ اسکے علاوہ منافع کم ہونے اور کچھ مخصوص کارپوریٹس کو مراعات دینے سے خطروں کا سامنا کرنے والے بینکوں نے اپنا دھیان بڑے انفراسٹرکچر سے ہٹا لیا ہے اور صنعتی قرضوں کے بدلے چھٹکر قرضوں کی طرف اپنی توجہ دینا شروع کی ہے۔ یہ بدلتا ہوا طریقہ کار خطرات کو کم کرنے میں مددگار رہے۔ حالانکہ اسکی بھی اپنی حدیں ہیں، مزید یہ کہ اس سیکٹر میں دباؤ والے بھی کچھ چھید (علاقہ) ہوتے ہیں جنکو پالیسی کی توجہ کی ضرورت ہے۔ اسی وقت میں صحیح نظر (توجہ) اور قرضوں میں قیمتوں کو صحیح آنکنا بہت اہم ہوجاتا ہے تاکہ بینکنگ سیکٹر اپنی تندرستی (مضبوطی) سے کوئی کھلواڑ نہ کرے اسوقت خاص طور پر جب معیشت کے پروڈکٹوسیکٹرس کی طرف پونجی کا بہاؤ ہورہا ہو۔

10:۔ بینکنگ استحکام کی علامت (انڈیکیٹر) جیسا کہ دسمبر 2019 کی آر بی آئی کی فائینیشیل اسٹیبلیٹی رپوٹ میں بتایا گیا تھا، حالت اب مزید بہتر ہیں۔ وقت پر تکلیف کو کم کرنے والے اقدامات جیسے تیز تحریک، بہتر ریکوری، وغیرہ ضرورت ہے لگاتار جی این پی اے کو کم کرنے کی ہر شیڈولڈ بینکوں کے تناسب میں۔ جبکہ کریڈٹ گروتھ کا کم ریٹ، جی این پی اے کو ناپنے کیلئے نسب نما کے سائز کو حد میں رکھتا ہے۔ عالمی اور گھریلو معیشتوں کے حالات سے جو خطرات اٹھتے ہیں ان پر قدغن اس سے لگ جاتا ہے اور ڈیولپمنٹ دکھائی دیتا ہے۔

III۔ بینکنگ کے لئے ڈائمینشنس (رُخ)

بینکنگ کا ظہور پذیر اسٹرکچر (ابھرتا ہوا اسٹرکچر)

11:۔ جبکہ عالمی بینکنگ سسٹم ابھی بھی عالمی مالیاتی بحران میں دیکھے گئے چھیدوں (کمیوں) پر سوچ رہا ہے۔ کچھ اور نئے مسائل سامنے آئے ہیں اور یہ

ہماری روایتی بینکنگ بزنس کے سامنے چنوتیاں پیش کررہے ہیں، عالمی سطح پر بینکیں غیر روایتی کھلاڑیوں سے مقابلہ کیلئے جوجھ رہی ہیں جنکو ڈجیٹل انوویشن کی بڑھت کا فائدہ مل رہا ہے۔ پوری دنیا میں بینکنگ اسٹرکچرس ان نئی تحریک کی مناسبت سے اپنے کو ڈھال رہے ہیں۔

12:۔ بہت سے فن ٹیک اسٹارٹ اپس پیدا ہوگئے ہیں۔ انہوں نے بینکنگ اور مالیاتی خدمات انڈسٹری کے درمیان ایک محراب (جوڑنے کیلئے پُل) بنائی ہے۔ انہوں نے ادائیگی اور ترسیل زر اسپیس (جگہ) میں آمنے سامنے قرض دینے میں سیندھ لگادی ہے اسکے علاوہ مجمع سے فنڈس اکٹھا کرنا، ٹریڈ فائینینس، بیمہ، اکاؤنٹس کا حساب رکھنا، اور ویلتھ (دولت) کا مینیجمنٹ میں بھی اپنی حصہ داری بڑھائی ہے۔ فن ٹیک کھلاڑیوں کے اشتراک سے بہت سی بینکیں ہائبرڈ ماڈل پر کام کررہی ہیں جہاں موبائل سروسز بینکنگ سرورسز کے ساتھ انٹرا ایکٹ کرتی ہیں۔

13:۔ بینکیں نہ صرف فن ٹیک کمپنیوں سے مقالہ کررہی ہیں بلکہ وہ بڑی ٹیکنولاجی کمپنیوں (بگ ٹیکس) سے بھی ان کو نبرد آزما ہونا پڑ رہا ہے۔ یہ فائینینشیل سروسز انڈسٹری میں بڑے پیمانہ پر داخل ہوچکی ہیں وہ اپنی بہتر ڈاٹا نیٹ ورک سرگرمیوں کے بل پر فائدہ اٹھارہی ہیں۔ کچھ بڑے ٹیکس پیمینٹس کے علاقہ میں خطرات سے کھیلتے ہوئے بھی اسمیں داخل ہوگئی ہیں۔ انہوں نے منی مینیجمنٹ بیمہ اور قرض دینے کی ایکٹیوٹیز میں زور آزمائش شروع کردی ہے۔ حال میں اسوقت مالیاتی خدمات ہی ان کمپنیوں کی عالمی تجارت کا ایک حصہ ہے لیکن انکے سائز اور انکی پہونچ کو دیکھتے ہوئے انکی مالیاتی خدمات میں داخلہ انکی قابلیت اور ہمت سے مالیاتی سیکٹر کا منظر کو تیزی سے بدل دیگا۔ یہ واقعی میں قوی طور پر بہت سے فائدہ لائیگا۔ بڑے ڈاٹا کا استعمال کرتے ہوئے بگ ٹیکس بارووَرس (قرض لینے والے) کے خطرات کو آسانی سے بھانپ سکتے ہیں، کولیٹر (درمیانی گارنٹر) کی ضرورت کو کم کرسکتے ہیں۔ لہذا انکا کم لاگت والا اسٹرکچر بزنس آسانی سے بینک سے محروم بڑی آبادی کو بنیادی مالیاتی خدمات مہیا کراسکتا ہے۔

14:۔ اِن ڈیولپمینٹس نے بینکوں و بینکنگ ریگولیٹرس کے سامنے چنوتیاں بھی پیش کیں۔ بینکوں کو مقابلہ میں رہنے کیلئے ان تکنیک اور بزنس پریکٹسز کو قبول کرنا ہی ہے۔ دوسری طرف بینکنگ ریگولیٹرس کو سپروائزری اور ریگولیٹری فریم ورک کے لئے اپنانے کے طریقوں اور قدموں نیز نئی تخیلات کو بڑھاوا دینے کے مابین ایک توازن قائم رکھنے پر دھیان مرکوز رکھنا ہوگا۔ ان سب کا مطلب یہ ہے کہ بینکنگ کا مستقبل ماضی کے طریقوں کا تسلسل نہیں ہوگا۔ ہم بالکل الگ طرح کا بینکنگ سیکٹرس دیکھیں گے، آگے آنے والے سالوں میں اسکا اسٹرکچر اور بزنس ماڈل بالکل الگ ہوگا۔

15:۔ ہندوستان میں ممکن منظر کیا ہوگا؟ آنے والے سالوں میں بینکنگ اداروں کے واضح اور مختلف حصہ (سیگمینٹس) نمایاں ہونگے۔ پہلا حصہ بڑے ہندوستانی بینکوں پر مشتمل ہوگا اسکے ساتھ گھریلو اور بین الاقوامی موجودگی بھی ہوگی۔ اس عمل میں پبلک سیکٹر بینکوں کے مدغم کے ذریعہ اضافہ ہوگا۔ دوسرا حصہ شاید درمیانی سائز کے بینکنگ اداروں بشمول نجی بیکنیں اور کوآپریٹو بینکوں کو ملا کر بن سکتا ہے۔ یہ سب دیہی/مقامی علاقوں میں موجود غیر منظّم سیکٹرس میں کام کرنے والے چھوٹے بارووَرس (قرض لینے والے) کی کریڈٹ ضروریات پوری کرنے کا خیال رکھیں گے۔ چوتھا حصہ ڈجیٹل کھلاڑیوں پر مشتمل ہوگا جنکا کام براہ راست یا بینکوں کے ذریعہ انکے ساتھی/یا ایجینٹ کی حیثیت سے صارفین کو خدمات مہیا کرانا ہوگا۔ نئے سرے سے تکمیل شدہ بینکنگ سسٹم کی واقعی میں پہچان ہوگی بینکوں کے تسلسل سے۔ بینکنگ اسپیس (جگہ) میں دونوں، روایتی کھلاڑی جنکے پاس بہت مضبوط کسٹمر بیس (بنیاد) ہوگا اور نئی تکنیک سے بھرپور کھلاڑی شامل ہونگے۔

16:۔ ابھرتے ہو منظر کے سیاق وسباق میں پبلک سیکٹر بینکوں کا صحیح طریقہ سے کیا گیا ادغام سے بہتر نتائج آئینگے ورک فورس (کام کرنے والے لوگ) اور برانچوں کو اگر انکے لئے کام متعین کردئے جائیں۔ اور ساتھ ہی مستقبل کی چنوتیوں سے نپٹنے کیلئے آپریشن (کام انجام دینا) کو زمانہ کے حساب سے کرنا ہوگا۔ ہمیں پونجی کی موزونیت کے حساب سے ضروریات پوری کرنے کیلئے فالتو پونجی کی کارکردگی بڑھانے اور ضرورت کے حساب سے اصلاحات پر اپنی توجہ مرکوز کرنا ہوگا۔ تکنیک اور ہنر (کاریگری) کو اور مہارت دینے میں انویسٹمنٹ بڑھانا ہوگا۔ بڑی اور ایکٹو بینکیں اپنے کو اور بہتر پوزیشن میں کھڑے ہونے کے قابل بنا سکتی ہیں اپنی ماہرانہ محنت بہتر تکنیک کے بل پر ہنرمندی اور بزنس ماڈلس کا استعمال کرکے وہ مقابلہ کیلئے تیار ہونگی۔

17:۔ بالآخر، بینکنگ سسٹم کی مضبوتی کارپوریٹ گورنینس کی مضبوطی پر منحصر ہے۔ جو ایک قوی اور اخلاقیات پر مبنی ماحول پیدا کرتا ہے۔ اس سیاق وسباق میں ریزرو بینک کارپوریٹ گورنینس پر ھدایات جاری کرتی رہی ہے۔ مثال کے طور پر پوری مدت کے لئے ڈائرکٹرس، سی ای اوز اور بینکوں کے رِسک ٹیکرس

کیلئے معاوضہ دینے سے متعلق گائیڈ لائنس میں موزوں سدھار کئے گئے ہیں۔ بینکوں میں بڑے پیمانہ پر اختلاف اور فراڈس (دھوکہ) دھڑی کے معاملہ) کی وجہ سے بہت سے سوال اٹھنے لگے ہیں۔ کہ بینکوں کا اندورنی نگرانی نظام کو موثر اور بہتر طریقہ سے استعمال کر کے بینکوں کے اندر ابھرتے ہوئے خطرات کی پہچان کی جائے۔ آر بی آئی نے بینکوں میں کنکرنٹ آڈٹ سسٹم پر نظر شدہ گائڈ لائنس جاری کی ہیں۔ یہ رہنما خطوط جناب وائی ایچ۔ مالیگم کے تحت قائم ایکسپرٹ کمیٹی کی سفارشوں پر جاری کئے گئے ہیں۔ ان گائیڈ لائنس کا مقصد اندورنی کنڑول سسٹم کو مزید مضبوط بنانا ہے۔ بورڈس کی آڈٹ کمیٹیوں کو پوری چھوٹ سے ہمکنار کر کے اُن پر پوری ذمہ داری بھی عائد کر دیگئی ہے۔ آر بی آئی بینکوں میں کارپوریٹ گورنینس پر بھی گائیڈ لائنس جاری کریگا۔ جیسا کہ ہم نے اپنی سالانہ رپورٹ اگست 2019 میں اسکا اشارہ دیا تھا اور ''ہندوستان میں بینکنگ میں ترقی اور رجحانوں پر شائع رپورٹ 19-2018 جو دسمبر 2019 میں منظر عام پر آئی تھی میں اسکے بارے میں دوہرایا تھا۔

ڈجیٹل انتشار (ٹوٹ پھوٹ)

18:۔ اسٹرکچرل تبدیلیوں کے علاوہ ڈجیٹل انتشار بینکنگ سیکٹر کی ہیئت لگاتار بدلتا رہیگا۔ حکومت ریزرو بینک اور انڈسٹری نے اسکی شروعات کر دی ہے اب بنیادی طور پر ڈجیٹائزیشن ہر جگہ موجود ہے۔ اس نے ایک جذبہ پیدا کر دیا ہے تکنیک کو اپنانے کا یہاں اسمیں بہت سی تعمیری باتوں جیسے ڈیموگرافک ڈویڈینڈ جے اے ایم (تین کا مجموعہ وغیرہ کا منظر دسنگم (اتصال) ہے۔ اس سے ہندوستان میں مالیاتی خدمات میں ڈجیٹائیزیشن میں تیزی سے سپورٹ (مدد) ملیگا۔

19:۔ اپنی روایتی تجارت (کاموں) میں پیٹھ قائم کر کے بینکیں اب نئے نئے علاقوں جیسے، بیمہ، اثاثوں کا انتظام، دلالی اور دوسری خدمات میں اپنا پھیلاؤ کر رہی ہیں۔ یہ جان کر خوشی ہو رہی ہے کہ بینکوں نے اپنے ذہن کو تبدیل کر لیا ہے اب وے فن ٹیک فرموں کو اپنا دشمن نہیں سمجھ رہی ہیں۔ اس بدلتی ہوئی سوچ نے مالیاتی خدمات سیکٹر کو تحفظ کا احساس دلایا ہے۔ اس بات کا ثبوت ہے کہ اب فن ٹیک کمپنیاں بینکنگ ایکو سسٹم میں معاونت سے طور پر کام کر رہی ہیں۔ بینکیں اور غیر بینکیں آپس میں اشتراک کر کے ہندوستان صارفین کو نئی جہت (انوویشن) اور اعتماد کے اتحاد کی پیشکش کر رہی ہیں۔ یہ'' دونوں عالموں میں سب سے اچھا'' رخ کی وجہ سے ڈجیٹل پیمنٹس کی تعداد میں زبردست ترقی ہوئی ہے۔ اور اسکے لگاتار ایسے ہی جاری رہنے کی امید ہے۔ ان طریقہ کاروں سے پوری طور پر یقین کر سکتے ہیں کہ بینکوں کا مارکٹ شیئر (حصہ) برقرار رہیگا، کیونکہ صارفین صحیح کام اور کم لاگت (خدمات میں) کو ہی پسند کرتے ہیں۔

20:۔ ان نشوونما کی روشنی میں روایتی بینکنگ، اگلی جنریشن بینکنگ کیلئے راستہ ہموار کر رہی ہے ڈجیٹائزیشن اور نئے تقاضوں کے مطابق (ماڈرنائیزیشن) اپنی توجہ مرکوز کر کے۔ پرانے ڈھرّے پر چلنے والی برانچوں کو ٹھیک کرنے کی ضرورت پر مسلسل غور کیا جا رہا ہے کیونکہ ڈجیٹائزیشن نے حقیقت میں بینکنگ کو لوگوں کی انگلیوں پر لا دیا ہے، بینکنگ کی بہت سی خدمات کیلئے جسمانی طور پر بینک برانچ جانے کی ضرورت ہی نہیں رہی ہے۔

21:۔ ڈجیٹل پیمنٹس کی تحریک میں اور آسانی ہو گئی فاسٹ پیمنٹ سسٹمس کے متعارف ہونے سے جیسے امیجیئٹ پیمنٹ سروس (آئی ایم پی ایس) اور یونیفائڈ پیمنٹ انٹرفیس (یو پی آئی) اس سے مستفید کو فوراً کریڈٹ ملجاتا ہے اور یہ چوبیسوں گھنٹہ کام کرتا ہے۔ ڈجیٹل کے دخل کا اندازہ اس حقیقت سے لگایا جا سکتا ہے کہ اوسطاً ہر دن، ہندوستان میں پیمنٹ سسٹمس سے ۱۰ کروڑ سے زیادہ ٹرانزیکشنس (لین دین) کے ذریعہ تقریباً 6 لاکھ کروڑ روپیہ کا لین دین ہوتا ہے، آج اگر ہم حجم (والیوم) کی طرح سے سوچیں تو روزانہ پیمنٹ سسٹم لین دین قریب %97 فیصد ہے۔ یہ اسلئے ممکن ہوا کہ ڈجیٹل پیمنٹ ٹرانزیکشنس پچھلے پانچ سالوں میں %50 بڑھنے کی وجہ ہے۔

22:۔ ریزرو بینک نے ابھی حال میں اپنا چھٹکر ادائیگی نظام آپریٹ کرنا شروع کیا ہے۔ مثلاً این ای ایف ٹی (قومی الکٹرانک فنڈس منتقلی) یہ 24 x 7 (چوبیسوں گھنٹہ) کام کرتا ہے۔ یہ کھیل بدلنے والا ثابت ہو رہا ہے۔ اسکو شروع کرنے سے ہندوستان دنیا کے کچھ چنندہ ممالک میں شامل ہو گیا جہاں یہ سہولت موجود ہے۔ بینک آف انٹرنیشنل سیٹلمنٹس (بی آئی ایس) نے ابھی حال میں شائع پیپرس میں اس بات کا اشارہ دیا ہے کہ یو پی آئی فریم ورک (بھارت کا) ایک بین الاقوامی ماڈل بن سکتا ہے جو بغیر کسی رکاوٹ اور تیزی سے نہ صرف اپنے ملکوں میں بلکہ الگ الگ ممالک کے درمیان پیمنٹس کی سہولت فراہم کر سکتا ہے۔ بین الاقوامی پلیٹ فارم پر اس ادائیگی کے طریقہ کار پر غور کرنا شروع ہو گیا ہے کہ ان تجربوں کو سیکھیں کہ کس طرح اور آگے ڈجیٹل پیمنٹس کئے جائیں اور ہم بہت خوش ہیں اپنے تجربات ساجھ کرنے کے اور انکے ساتھ اشتراک کرنے کے نیشنل کارپوریشن آف انڈیا (این پی سی آئی) نے

طے کیا ہے کہ وہ ایک ذیلی ارادہ قائم کریگی اور اسکی توجہ مرکوز ہوگی کہ یو پی آئی ماڈل کو دوسرے ممالک تک کس طرح پہونچائے جس سے ہندوستان کے پیمنٹس سسٹم کی عالمی پہونچ کو بڑھاوا ملنے میں مدد حاصل ہو۔ مقابلہ کی حوصلہ افزائی کو دھیان میں رکھنے کے ساتھ اور پھٹکر پیمنٹس اسپیس (میدان) میں مزید نئی سوچ آزمانے کیلئے ہم نے اپنی ویب سائٹ پر اے پین انڈیا نیو امبریلہ اینٹٹی (این یو ای) کا ڈرافٹ فریم ورک پھٹکر پیمنٹ سیسٹمس عوام کے تبصرون کیلئے رکھا ہے۔

ریگولیشن اور سُپر وژن کو مضبوطی دینا:

23۔21 ویں صدی میں بینکنگ سیکٹر کے چاروں طرف پھیلاؤ کے سیاق وسباق میں، ہمکو بینکنگ سیکٹر کر مستحکم اور شمولیت والا بنانے کو یقینی بنانے کیلئے بہت وسیع طور پر ریگولیٹری اور سپروائزری اصلاحات کی آگاہی کی ضرورت ہے۔ یہ آر بی آئی کی کوشش رہی ہے کہ وہ اپنے حکمرانی اور ریگولیٹری کاموں (فنکشنس) پر مسلسل اصلاحات نافذ کرتا ہے تا کہ ریگولیٹیڈ فائنینشیل اینٹیٹیز پر اسکی پکڑ میں اضافہ کیا جاسکے۔ اس معاملہ میں کچھ وقت پہلے سے بہت سے قدم اٹھائے گئے ہیں۔ خاص طور سے ہم نے ریزرو بینک میں سپروائزری اور ریگولیٹری ڈپارٹمینٹس کو از سر نو تشکیل کیا ہے تا کہ بہترین طریقہ سے ذرائعوں (ریسورسز) کو مختص کیا جائے اور آپسی تال میل بڑھایا جائے۔ نگرانی کے پسِ منظر سے اس سے منظّم اور مزاجی خطرات کو پہچاننے میں مدد ملیگی جس سے آن سائٹ سپروژن اور آف سائٹ سپروژن ٹیموں کے درمیان رابطہ قائم رکھنے میں مدد ملیگی۔

24:۔ ہم ایک گتھی ہوئی نگرانی کے رخ پر عمل کررہے ہیں تا کہ ضروری تبدیلیوں اور انصاف پسند پیمائشوں پر کام کر کے خطرہ والے عمل وا داروں پر اپنی توجہ مرکوز کر کے بہتر انسٹرومینٹس اور تکنیک کے ذریعہ اپنے نگرانی کے مقاصد کو حاصل کر سکیں۔ ہم آف سائٹ (جسمانی نگرانی) نگرانی فریم ورک پر زیادہ توجہ دیرہے ہیں تا کہ آن سائٹ نگرانی کو مدد مل سکے۔ نگاہ رکھنے والا نظام اور عمل کرانے والا نظام کو مجموعی طور پر توجہ رکھنے کیلئے ہم ایک سُپر ٹیک پیش قدمی کی شروعات کررہے ہیں۔ اس سے زیرنگرانی اداروں پر ویب۔ کی بنیاد کے ذریعہ، خود ہی پلاننگ پروسیس اور سائبر حادثہ والے معاملوں کی رپوٹنگ، بغیر رکاوٹ کے ڈاٹا اکٹھا کرنا اور زیر التوا معاملوں کی نگرانی کیلئے نئے نئے طریقہ وقتاً فوقتاً متعارف کرائے جائیں گے۔ مجوزہ ریسرچ اور پالیسی ڈویزن اور رسک اسپیشلسٹ ڈویزن اس طریقۂ کار میں تعاون کریگا۔

25:۔ غیر بینکنگ مالیاتی کمپنیوں (این بی ایف سی ز) اور ان سے جڑے ہوئے مالیاتی نظام کی منظّم اہمیت کو مناسب طریقہ سے تسلیم کرنا ہوگا۔ ریزرو بینک نے انکی اسیٹ کوالٹی اور لکویڈٹی سے جڑے ہوئے معاملوں میں اصلاح کرنے کیلئے ضروری قدم اٹھائے ہیں۔ ریزرو بینک آف انڈیا ایکٹ 1934، میں ترمیم جو یکم اگست 2019 سے عمل میں آیا ہے۔ نے ریزرو بینک کو این بی ایف سی ز کے کام کے طریقوں میں (آپریشنس) تعمیری مداخلت کا مزید اختیار دیدیا ہے۔ ملک کی پانچ ہزار کروڑ روپیہ سے زیادہ (Rs. 5000 کروڑ) کی 50 غیر بینکنگ مالیاتی کمپنیوں (این بی ایف سی ز) کی اسیٹ لائیبلٹی ۔ منیجمنٹ اور دیگر متعلقہ پہلوؤں پر قریب سے اور گہرائی سے نگاہ (نگرانی) رکھی جارہی ہے۔ اسکے علاوہ 51 سے 100 تک این بی ایف سی ز کی جانچ پڑتال ریزرو بینک کے ریجنل آفسوں کے ذریعہ کی جارہی ہے۔

26:۔ نگرانی کے چار کھمبوں کے علاوہ مثلاً آن۔ سائٹ انسپکشن، آف۔ سائٹ نگرانی، مارکٹ انٹیلیجنس (خفیہ جانکاری بازار سے) اور اسٹیچوری آڈیٹرس کی رپورٹ، نگرانی کا پانچواں کھمبہ ہے وقت وقت پر اسٹیک ہولڈرس سے مکالمہ۔ بشمول اسٹیچوری آڈیٹرس، کریڈٹ ریٹنگ ایجنسیاں کریڈٹ انفارمیشن کمپنیاں، میچول فنڈس اور بینکیں جو این بی ایف سی ز کو آئینہ دکھاتی ہیں۔ پانچویں کھمبہ کی تشکیل کی گئی ہے اسکا نام سیکٹر میں آنے والے خطرات اور ڈیولپمینٹس کے بارے میں بہتر طریقہ سمجھنا ہے تا کہ جب بھی ضرورت ہو معلومات حاصل ہو سکے۔

27:۔ جہاں تک کوآپریٹو بینکنگ سسٹم کا تعلق ہے، ہم نے ایک مضبوط پرکھ رکھنے والا فریم ورک، شہری کوآپریٹو بینکوں کیلئے تیار (ڈیولپ) کرلیا ہے (یوسی بی ز کیلئے)۔ یہ فریم ورک کوآپریٹو بینکوں کیلئے ایک تنبیہتی نظام کی طرح کام کرتا ہے۔ یہ کمزور بینکوں کو فوری پہچان کر کے انکے ذریعہ صحیح ایکشن لینے کے مقصد کیلئے بنایا گیا ہے۔ یہ نگرانی پہلو میں نقصان کے بعد ایکشن سے شفٹ ہو کر ممکنہ نقصان سے پہلے ہی ایکشن لینے کیلئے کہتا ہے اسکا ارادہ یوسی بی ز میں غیر محفوظ اثاثوں، کاموں پر نگرانی کو یقینی بنانا ہے، اور یہ کام لگاتار کی بنیاد پر ہوتا ہے مزید یہ کہ 31 دسمبر 2019 تک انمیں سے 90% فیصد شہری کوآپریٹو بینکیں،

کور بینکنگ سلیوشن (سی بی ایس) پر آچکی ہیں، حالانکہ ابھی بھی کوششیں جاری ہیں اس سلیوشن کو معیاری بنایا جائے اور صحیح نتائج کیلئے سی بی ایس میں اندرونی کنٹرول کا ایک قوی اور سمجھدار سیٹ تیار کیا جائے۔سی اے ایم ای ایل ایس (کیملس) (کیپٹل اسیٹ کوالٹی، منیجمنٹ، ارننگس، لکوئیڈٹی اینڈ سسٹمس اور کنٹرول)، شہری کوا پریٹو بینکوں کیلئے نگرانی ریٹنگ کے طریقۂ کار کو بھی جامعیت کے ساتھ سدھارا جائے۔ہم نے یوسی بی زکو سی آر آئی ایل سی رپورٹنگ فریم ورک کے تحت لانے کیلئے کچھ قدم اٹھائے ہیں۔ہم نے کریڈٹ سے متعلق خطرات میں پریشانیوں کو کم کرنے کیلئے بنائے گئے نارمس (قوانین) پر ایک ڈرافٹ گائیڈ لائینس جاری کی ہے اور ترجیحی سیکٹر میں قرض کے ہدف کو مالیاتی شمولیت میں مانا ہے۔گورنینس۔(دیکھ بھال کا انتظام) میں سدھار کیلئے ہم نے یوسی بی زکیلئے ڈپازٹ سائز ۱۰۰ کروڑ روپیہ یا اس سے زیادہ پر ہی بورڈ آف منیجمنٹ کے دستور (کانسٹی ٹیوشن) پر گائیڈ لائنس جاری کی ہیں۔جبکہ وہ چھوٹی یوسی ی زکو رضا کارانہ طور پر اپناتے ہیں۔مزید یہ کہ آر بی آئی کیلئے مناسب ریگولیٹری اختیارات کے حصول کیلئے کوآپریٹو بینکوں کے معاملہ میں قریب قریب وہ ہی ہیں جو بینکنگ کمپنیوں پر لاگو ہوتے ہیں۔بینکنگ ریگولیشن ایکٹ 1949 میں کچھ ترمیمات کی تجویز رکھی گئی ہے۔

IV:۔آگے کا راستہ

28:۔بینکنگ انڈسٹری میں بدلتا ہوا منظر، ایک مضبوط ریگولٹری اور سپر وائزری ماحول (رجیم) میں آنے والی کمیوں کو بے نقاب کر دیگا جو کہ بڑھی ہوئی زوردار ایکشن اور تکنیک سے بھر پور بینکوں کی نگرانی کی وجہ سے ممکن ہے بینکوں کے سامنے چنوتی (چیلینج) ہے تکنیک کا بہترین استعمال اور نئی نئی جہتوں سے درمیانی قیمت (ثالثی کی قیمت) کو کم کرنا تا کہ نیچے کے طبقہ تک فائدہ مل سکے۔مزید یہ کہ مصنوعی اطلاعات (اے آئی، مشین کی سمجھ (ایم ایل) اور بڑے ڈاٹا مالیاتی خدمات کی نئی نہج (انو ویشن) میں مرکزی کردار نبھاتے ہیں، ان سے فراڈس (دھوکہ دھڑی کے معاملہ) کو پہچاننے میں مدد ملتی ہے اور بار و ورس کے ذریعہ فنڈس کے استعمال کی نگرانی کی بہتر طریقہ سے پہچان ہو سکے گی۔اس سے مشکوک ٹرانزیکشن پر نظر وغیرہ رکھنے پر ڈاٹا سیٹس کو پروسیس کے ذریعہ سے نظر رکھی جا سکے گی۔

29:۔پالیسی میکرس کے سامنے چنوتیوں میں سے ایک چنوتی یہ بھی ہے، خاص طور سے بھارت کی طرح ملکوں میں، وہ یہ کہ نئے انو ویشن بینکنگ سیکٹر میں اسطرح سے کئے جائیں کہ مالیاتی خدمات کی لاگت کم سے کم ہو اور وہ صارفین تک پہونچے اور طرح طرح کے پروڈکٹس جو محفوظ ہوں میں اضافہ کیا جائے۔ اعلیٰ تجزیہ اور صحیح وقت سے پہلے ایکشن لینے کیلئے یہ سب بہت ضروری ہوگا۔

30:۔ہمارا ہندوستانی بینکنگ سیکٹر اونچائیوں تک پہونچ رہا ہے۔بینکوں کو بہت محنت کرنا ہوگی اس بدلتے ہوئے اقتصادی ماحول میں اپنے تجارتی طریقوں پر از سرِ نو اسٹریٹیجی کے ساتھ کام کرنا ہوگا، نئے نئے پروڈکٹس لانا ہونگے اپنے صارفین کی فلاح و بہبود کو دھیان میں رکھتے ہوئے اور اپنی خدمات کو بہتر بنانے اور انمیں سُدھار لانے پر کام کرنا ہوگا۔امکانات بہت سے ہیں ہمیں معاملات کو گرفت میں لا کر موقع پر ہی کارروائی کرنا چاہئے۔